

رسول اللہ ﷺ کی سواریاں اور ان کی عصری معنویت

حافظ زاہد لطیف*

رسالتمآب، شاہ دو جہاں، سید الکوینین والتقلین ﷺ اس کائنات کے رہبر و رہنما کی حیثیت سے مبعوث کئے گئے۔ آپ کی زندگی کا ہر گوشہ اہل ارض کے تمام تر مسائل کے حل کے ضمن میں کافی و شافی اور کامل و اکمل نمونہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ خوش نصیبی کی حد کمال ہے ہر وہ ذات خواہ وہ انسانوں میں سے ہو، حیوانوں یا چرند پرند میں سے جسے آپ کی مصاحبت یا تعلق نصیب ہوا جسے آپ کی رویت یا لمس حاصل ہوا۔ عظیم المرتبت ہے وہ ذات جس کی ہمنوائی پا کر دو اب الارض بھی خوشی سے ہنہناٹھتے وہ کہ جس کی رحمۃ للعالمین کا یہ عالم کہ جس کی آمد پر وحوش الارض بھی قدم بوس ہوتے یہ جانتے ہوئے کہ رحمتوں کے والی کی رحمت فقط انسانوں تک ہی محدود نہیں جس کی رافت و رحمت کا دریا ہر خاص و عام کو سیراب کر ڈالتا ہے جس کی آدمیت کی معراج بھی سدرۃ المنہبی ہے اس عظیم پیغمبر کی سواریوں کے احوال پر یہ علمی و تحقیقی شذرہ پیش خدمت ہے کہ جن جانوروں کی پشتیں رحمت عالم کا بوجھ سہارتیں رہیں۔

انسان کی زندگی کا بہت سا انحصار جانوروں پر ہے اللہ رب العزت نے انسانوں کے لئے جانوروں کو کثیر الفوائد بنایا ہے۔ قرآن عزیز میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دَفءٌ وَمَنْفَعٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ. وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرْمَىٰ وَحِينَ تَسْرَحُونَ
وَتَحْمِلُ أَوْعَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بِلَيْعِهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرءُوفٌ رَّحِيمٌ (۱)

اور چوپایوں کو بھی اسی نے پیدا کیا۔ ان میں تمہارے لیے اسباب گرمی اور بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو اور جب شام کو انہیں (جنگل سے) لاتے ہو اور جب صبح کو چرانے لے جاتے ہو تو ان سے تمہاری عزت و شان ہے اور (دور دراز) شہروں میں جہاں تم زحمتِ شاقہ کے بغیر پہنچ نہیں سکتے وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار نہایت شفقت والا اور مہربان ہے۔

نبوی ذرائع آمد و رفت اور جدید ترنی

آنجناب علیہ السلام کے دور میں عمومی ذریعہ سفر گھوڑا، اونٹ، خچر اور گدھا ہی تھے مگر فتن کی احادیث میں مستقبل میں بعض دیگر ذرائع آمد و رفت کی بھی خبر ملتی ہے چنانچہ صحیح ابن حبان میں ارشاد ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے۔ سبکون فی آخر امتی رجال یرکبون علیٰ سروج کاشباہ الرجال (۲)

میری امت کے آخری دور میں ایسا زمانہ آجائے گا کہ لوگ ایسے تختوں پر سفر کریں گے جو سواریوں سے ہی مشابہ ہوں گی گویا موڈآف ٹریولنگ میں تبدیلی کی واضح خبر دی گئی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ ایک حدیث میں تو بال تصریح آپ نے موٹر گاڑیوں کی خبر دی ہے حضرت عبداللہ بن عمر سے امام حاکم نے اسے نقل کیا ہے۔ ارشاد ہے:

سبکون آخر هذه الامة رجال یرکبون علی المیاثر فقلت لابی ومالمیاثر قال سروجاً عظیماً (۳)

اب یہاں غور طلب امر یہ ہے کہ لامحالہ میاثر کا لفظ عربوں میں اس مقصد کے لیے عموماً مستعمل نہیں تھا تبھی تو

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، انجینئرنگ یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔

اس پر استفسار کیا گیا اور پھر اہم نکتہ یہاں یہ بھی ہے کہ ٹ کی جگہ عربی میں ث اور ت بھی استعمال ہوتا ہے جسے اگر اردو میں بدلا جائے تو میٹر کا واحد موثر ہو جو ٹ کی تبدیلی سے موثر بنا۔
سواری کی دعا

آنجناب علیہ السلام نے جہاں انسانیت کو رب کریم کی نعمتوں کے حصول پر شکر گزاری کے کلمات کہنے سکھائے وہیں خالق کائنات نے بھی امت اسلام کو اس بات کی بھی تلقین کی کہ جب وہ کسی بھی جانور پر سوار ہوں تو اپنے بزرگ و برتر خدا کا ان کلمات میں ذکر کریں:

سبحن الذی سخر لنا لهذا وما كنا له مقرنين - وانا الیٰ ربنا المنقلبون (۴)

پاک ہے وہ ذات جس نے جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کیا اور ہم تو اس پر قابو پانے والے نہ تھے اور بے شک ہم اپنے پروردگار کی طرف ہی لوٹائے جانے والے ہیں۔

نبی مہربان نے تو اس کے ساتھ بامر الہی کچھ دعائیہ کلمات بھی سکھائے ہیں جن میں سے چند ایک کا تذکرہ کچھ یوں ہے:

اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الازل اللهم انی اعوذ بک من وعناء السفر وکابة المنظر

وسوء المنقلب فی المال والاهل (۵)

نبی مہربان کی سواریاں

براق۔ آنجناب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معجزانہ مشہور سواریوں میں سے ایک ہے۔ جسکی پشت آپ کی مکرم تشریف آوری سے خلائق ارض و سما کی زیارت کے لئے فیض یاب ہوئی۔

براق برق سے مشتق ہے بمعنی بجلی یعنی بادلوں میں چمکتی روشنی جیسا کہ حدیث میں پل صراط سے متعلقہ حدیث میں موجود ہے فمنہم من یمر کالبرق الخاطف (۶) ”ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جو پل صراط سے چمکتی بجلی کی مانند گزریں گے“ اور قرآن میں بھی برق انہی معنوں میں مذکور ہے یکاد البرق یخطف ابصارہم (۷)

احمد طبر الزاوی (متوفی ۷۷۰ھ) نے ترتیب القاموس المحيط علی طریقۃ مصباح المنیر و اساس البلاغۃ میں لکھا

ہے:

دابۃ رکبھا رسول اللہ ﷺ لیلۃ المعراج وکانت دون البغل و فوق الحمار (۸)

براق کی صراحت کے ضمن میں علما مختلف فیہ ہیں راجح اور صحیح موقف جو صحیح بخاری میں موجود ہے وہ یوں ہے:

انه دابة دون البغل وفوق الحمار ابيض يضع خطوه اقصی طرفه (۹)

یہی صفت اس کے نام کی وجہ تسمیہ ہے جس پر آپ علیہ السلام معراج کی رات سوار ہوئے بعض اہل علم کے بقول براق پر آپ سے قبل دیگر انبیاء بھی سوار ہوئے بالخصوص حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے صاحبزادے کی زیارت کے لئے اسی پر سوار ہو کر مکہ جایا کرتے تھے اور ہاجرہ و اسمعیل کو اسی پر سواری کرتے ہوئے کعبتہ اللہ کے قریب چھوڑا تھا مگر ان اقوال پر کوئی قوی سند موجود نہیں۔ اسی طرح بعض اہل علم کے مطابق یہ کوئی جانور نہیں بلکہ معراج کے موقع پر ہے وجود بخشا گیا۔ (۱۰)

صحیح ابن حبان میں مذکور ہے۔ جبریل امین علیہ السلام نے جو نبی آپ کو براق پر سوار کرنا چاہا تو وہ ہنہنایا تو فرمایا:

یا براق اما تستحیی فما رکبک عبد قبل محمد اکرم علی اللہ منہ (۱۱)

”اے براق کیا تمہیں شرم نہیں آتی تجھ پر تو آج سے قبل کوئی ایسا انسان سوار نہیں ہو جو اللہ کے نزدیک محمد سے

زیادہ باعزت ہو۔“

مستدرک حاکم کی روایت ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ جبریل نے آپ کو اپنے پیچھے بطور ردیف سوار کر لیا۔ (۱۲) جبکہ ابن حبان اور نسائی کی روایات بتلاتی ہیں کہ جبریل اور رسول کریم ﷺ دونوں سوار تھے یہ تصریح نہیں کہ کون مقدم تھا اور کون ردیف (۱۳)۔ کمال الدین الدمیری (متوفی ۸۰۸ھ) نے حیات الحیوان میں نقل کیا ہے کہ براق کے خچر اور گھوڑے کی درمیانی شکل میں ہونے کا سبب اس بات کا اظہار تھا کہ صاحب البراق امن و سلامتی کا سفیر تھا نہ کہ حرب و قتال کا۔ (۱۴)

اس معاملے میں بھی بعض اہل علم نے اختلاف کیا ہے کہ آیا براق پر یہ سفر آسمانوں کی پہنائیوں تک تھا یا کہ براق کا سفر فقط زمیں تک ہی محدود تھا تو صحیح اور راجح موقف یہی ہے جو احادیث میں صراحتاً بیان ہوا ہے کہ جبریل نے بیت المقدس پہنچ کر ایک چٹان میں انگلی مار کر سوراخ کیا اور اس کے ساتھ براق کو باندھا (۱۵) امام کمال الدین الدمیری (متوفی ۸۰۸ھ) اس ضمن میں ایک اور منفرد حدیث لائے ہیں جس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ صالح اپنی اوٹنی پر سوار ہو کر اس کا دودھ صاحب ایمان لوگوں کو پلائے گا پوچھا گیا کہ اللہ کے رسول ﷺ آپ اس روز عضبا پر ہوں گے تو فرمایا عضبا پر میری بیٹی فاطمہ ہونگی جبکہ میں اس روز براق پر سوار ہوں گا اسی کے ساتھ مجھے انبیاء پر فوقیت دی جائیگی (۱۶)

اونٹنیاں

ان خوش بخت اونٹنیوں کے احوال زیر بحث آئیں گے جن کی مبارک پشتیں آپ کے وزن سے فیض یاب ہوئیں ان میں مشہور قصویٰ، عضبا اور جدعا اور صہبا تھیں۔

۱۔ قصویٰ

آپ کی مشہور زمانہ اونٹنیوں میں سے تھی جس پر آپ نے ہجرت فرمائی۔ قصویٰ سے مراد ہے مقطوعة طرف الاذن۔ ”وہ جانور جس کا کان ایک طرف سے کٹا ہو“ المقصاة من الابل التي شق من اذنها شیء ثم ترک معلقاً (۱۷) ”یعنی وہ اونٹنی جس کے کان کا کچھ حصہ کٹا ہو پھر اسے معلق چھوڑ دیا گیا ہو“

سفر ہجرت میں قبا میں قیام کے بعد آپ نے جو نبی مدینہ کی راہ لی تو جس گلی محلہ سے گزرتے لوگ آپ کی اونٹنی قصویٰ کی تکلیف پکڑ لیتے آپ فرماتے اسے چھوڑ دو یہ اللہ کی طرف سے مامور ہے چنانچہ اونٹنی وہاں پر پہنچ کر رکی جہاں آج مسجد نبوی ہے لیکن آپ نیچے نہ اترے قصویٰ پھراٹھی اور کچھ دور تک گئی پھر مڑ کر دیکھنے کے بعد پلٹ آئی اور اپنی پہلی جگہ پر بیٹھ گئی اب آپ نیچے تشریف لائے یہ محلہ آپ کے ننھیال بنو نجار کا تھا بنو نجار نے آپ کو اپنے پاس ٹھہرانے کے لئے عرض معروض کرنا شروع کر دی حضرت ابو ایوب انصاری نے آگے بھڑ کر آپ کا کجاہ پکڑ لیا اور اپنے گھر لے چلے اس پر آپ نے فرمایا آدمی اپنے کجاہ کے ساتھ ہے ادھر حضرت اسعد بن زرارہ نے قصویٰ کی تکلیف پکڑ لی اور وہ انہی کے پاس رہی (۱۸)

سفر حدیبیہ میں بھی آپ قصویٰ پر ہی سوار تھے جو نبی ثنیۃ المرار پہنچے تو اونٹنی بیٹھ گئی لوگوں نے کہا حل حل یعنی اسے اٹھانے کے کوشش کرتے رہے مگر وہ نہ ہلی لوگ کہنے لگے قصویٰ اڑ گئی ہے آپ نے فرمایا قصویٰ اڑی نہیں نہ یہ اس کی عادت ہے اسے اس ذات نے روک رکھا ہے جس نے ہاتھی کو روک رکھا تھا پھر آپ نے اسے ڈانٹا تو وہ اچھل کھڑی ہوئی (۱۹)

۲۔ عضبا

رسول اللہ کی ایک دوسری سواری جو آپ کے زیر استعمال رہتی تھی وہ عضبا نامی اونٹنی تھی۔ اسی کا دوسرا نام جدعا تھا جیسا کہ کمال الدین دمیری (متوفی ۸۰۸ھ) نے نقل کیا ہے۔ (۲۰) مگر حافظ ابن القیم (متوفی ۷۵۱ھ) نے اس پر اختلاف ذکر کیا ہے (۲۱)۔ لفظ عضبا کی تعریف صاحب قاموس المحیط نے یوں کی ہے

الناقة المشقوقة الاذن- ومن اذان الخيل: التي جازا القطع ربعها- ولقب ناقة النبي ﷺ (۲۲)-
”کان کئی اوٹنی یا گھوڑے کو عضبا کہا جاتا ہے کہ جس کا چوتھائی کان کٹا ہو اور یہ رسول اللہ ﷺ کی اوٹنی کا لقب
بھی تھا“

علامہ ابن منظور افریقی (متوفی ۷۱۱ھ) نے لکھا ہے

والعضباء اسم ناقة النبي ﷺ واسم لها علم وليس من العضب الذي هو الشق في الاذن انما هو اسم
لها سميت به وقال الجوهري هو لقبها، قال ابن الاثير: لم تكن مشقوقة الاذن وقال بعضهم انما كانت
مشقوقة الاذن والاول اكثر وقال الرمشمري ناقة عضباء: وهي القصيرة اليد (۲۳)

”عضبا رسول کریم ﷺ کی سواری کا نام تھا اور یہ نام فقط پہچان کے لئے تھا نہ کہ اس لئے کہ وہ کان کٹی تھی امام
جوہری فرماتے ہیں یہ اس کا لقب تھا ابن اثیر فرماتے ہیں کہ وہ کان کٹی نہ تھی اگرچہ بعض نے ایسا ہی لکھا ہے مگر
اول الذکر کے قائلین زیادہ ہیں ز محشری کا موقف ہے عضبا کان کٹی اوٹنی کو کہا جاتا جسکے ہاتھ بھی چھوٹے
ہوں“

عضبا بنیادی طور پر بنو عقیل کے آدمی کی ملکیت تھی یہ رسول اللہ ﷺ کی ملکیت میں کیسے داخل ہوئی اس ضمن
میں ایک تفصیلی روایت امام ابو داؤد (متوفی ۲۷۵ھ) سے مروی ہے

”حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں عضبا بنو عقیل کے ایک آدمی کے پاس تھی اور یہ حجاج کی سواریوں میں
سب سے سبک رفتار تھی چنانچہ وہ آدمی قید کر لیا گیا اور رسول اللہ ﷺ کے روبرو پیش کیا گیا اس نے کہا
محمد ﷺ آپ نے مجھے کیوں گرفتار کیا اور اس اوٹنی کو بھی جو کہ حجاج کی سواریوں میں سب سے تیز رفتار ہے تو
فرمایا ہم نے تجھے تیرے حلفاء بنو ثقیف کے جرم میں پکڑا ہے کہ جنھوں نے ہمارے دو آدمیوں کو گرفتار کیا ہے
اس نے کہا اے محمد ﷺ میں مسلمان ہو چکا ہوں تو آپ نے فرمایا اگر یہ بات تو اس وقت کہتا جب تو اپنے نفس کا
مالک تھا تو تو کامل فلاح پا جاتا وہ بولا محمد ﷺ میں بھوکا ہوں اور پیاسا ہوں تو فرمایا یہ تیری حاجت ہے (جو پوری
کی جائے گی) بعد ازاں اسے دو آدمیوں کے عوض چھوڑ دیا گیا اور رسول اللہ نے اسکی سواری عضبا کو اپنی سواری
کے لئے روک لیا اس کے بعد مشرکین نے مدینہ کے باہر چرتے جانوروں پر حملہ کیا اور عضبا کو بھی بھگالے گئے
ان کے ساتھ ایک عورت بھی قید کر لی گئی وہ رات کو اسے اونٹوں کے باڑے میں چھوڑ دیتے ایک رات ان پر
نیند طاری ہوئی وہ عورت خاموشی سے فرار ہونے لگی وہ جس اونٹ پر بھی ہاتھ رکھتی وہ بلبل اٹھتا بالآخر اس نے
عضبا پر ہاتھ رکھا تو اسے نرم خور اور سفر کی عادی پایا وہ سوار ہوئی اور نذر مانی کہ اگر اللہ نے اسے نجات دی تو وہ
اس اوٹنی کو بالضرور ذبح کر دے گی چنانچہ جب وہ مدینہ پہنچی تو عضبا پہچان لی گئی آپ نے اس عورت کو بلوایا تو
اس نے آپ کو اپنی نذر کے متعلق بتلایا آپ نے فرمایا تو نے اسے بہت برا بدلہ دیا اللہ نے اسے اس اوٹنی کے
ذریعے نجات دی اور یہ اسے نحر کرنے چلی ہے اور فرمایا لا وفاء لنذر فی معصية الله ولا فيما لا يملك ابن
ادم“ (۲۴)

عضبا اپنی سبک رفتاری کے باعث اغلباً گھمنڈی بھی تھی چنانچہ امام بیہقی سنن الکبریٰ میں حدیث لائے ہیں:

”عضبا سے آگے کوئی جانور نہ نکل پاتا ایک روز ایک اعرابی آیا اور اس کی اوٹنی عضبا سے آگے جانتی یہ بات
مسلمانوں پر شاق گزری تو آپ نے لوگوں کے چہرے کے تاثرات دیکھے تو لوگ کہنے لگے اے اللہ کے رسول عضبا تو پیچھے رہ گئی

آپ نے فرمایا کان حقا علی اللہ ان لا یرفع شیئا من الدنیا الا وضعھا اللہ۔ اللہ جس چیز کو بھی دنیا میں بلندی دیتا ہے بالآخر اسے نیچا بھی کر دیتا ہے“ (۲۵)

۳۔ جدعا

آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی ایک اوٹنی جدعا کے نام سے معروف تھی اس کے متعلق ابن منظور افریقی کا نقطہ نظر خاصہ قابل تعریف ہے کہ

کل ما قطع من طرف الاذن فهو جدع فاذا بلغ الربع فهو قصو فاذا جاوزه فهو غضب فاذا استوصلت فهو صلیم (۲۶)

”یعنی ہر وہ جانور جس کے کان کو کچھ حصہ کٹا ہو وہ جدع ہے اور جو ایک چوتھائی کٹا ہو وہ قصو ہے اور جو اس سے بھی تجاوز کر جائے وہ غضب ہے اور جس کا کان جوڑا گیا ہو تو وہ صلیم کہلاتا ہے۔“

مزید بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

رسول اللہ کی اوٹنی میں ایسا کچھ بھی نقص نہ تھا بلکہ یہ فقط آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی اوٹنیوں کے لقب تھے اور اس بات کا عین احتمال ہے کہ یہ سب نام ایک ہی اوٹنی کے ہوں اور اس بات کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہ نے حضرت علیؓ کو بھیجا اہل مکہ کے پاس کہ وہ انہیں سورہ براءۃ کی تعلیم دیں اور وہ آپ کی اوٹنی قصو پر سوار تھے جبکہ حدیث جابر میں یہی واقعہ مذکور ہے وہاں ذکر ہے کہ آپ غضبا پر سوار تھے اور ان کے علاوہ ایک روایت میں ہے کہ آپ جدعا پر سوار تھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک ہی اوٹنی کے مختلف نام ہیں کیونکہ ان سب میں قضیہ ایک ہی ہے اور سب کی صفات کا تعلق کان ہی سے ہے بعض دوسری احادیث میں ہے کہ آپ کی ایک اوٹنی صلماہ بھی تھی اور مضمہ نام کا بھی ذکر ملتا ہے“ (۲۷)

۴۔ ابو جہل کا اونٹ

حافظ ابن القیمؒ نے ایک آپ کی ملک میں آنے والے ایک ایسے اونٹ کا بھی تذکرہ کیا ہے جو ابو جہل کا تھا اور آپ ﷺ کو مال غنیمت میں بدر کے روز ملا اسکی تکمیل میں ایک چاندی کا حلقہ تھا جو آپکو حدیبیہ کے روز پیش کیا گیا تاکہ مشرکین کو جلا یا جائے (۲۸)

۵۔ صہبا

رسول اللہ ﷺ کی اوٹنیوں میں سے ایک قلیل الذکر اوٹنی کا بھی ذکر ملتا ہے جو صہبا نام سے جانی جاتی تھی چنانچہ حضرت قدامہ بن عمار الکوفیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو صہبا نامی اوٹنی پر رمی جمرات کرتے دیکھا جسے نہ ہی ہانکا جاتا تھا نہ مارا میدیا جاتا تھا نہ ہی برا بھلا کہا جاتا تھا (گویا صہبا بہت ہی مطیع و منقاد تھی) (۲۹)

۶۔ دو ہیل اوٹنیاں

حضرت سلمہ بن اکوعؓ فرماتے ہیں کہ میں پہلی آذان سے قبل باہر نکلا تو اسوقت رسول اللہ ﷺ کی دو ہیل اوٹنیاں (جنھوں نے قریب ہی بچہ جنا ہو) مقام ذی قرد میں چرائی جاتی تھیں مجھے عبدالرحمن بن عوفؓ کا غلام ملا اس نے کہا رسول اللہ ﷺ کی دو ہیل اوٹنیاں ڈاکو ہنکا کر لے گئے ہیں پوچھنے پر معلوم ہوا کہ بنو غطفان کے تھے میں نے انکا پیچھا کیا وہ پانی پیتے ہوئے پائے گئے میں اشعار پڑھتے ہوئے ان پر تیر چلانے لگا کہ آج کینوں کی ہلاکت کا دن ہے میں اچھا تیر انداز تھا تیر نشانے پر لگا اور میں نے ان سے تمیں چادریں بھی چھین لیں اس پر رسول اللہ ﷺ کو پیغام بھیجا گیا تو آپ نے فرمایا کہ

ابن کوع تم مالک ہو گئے ہو اب نرمی بر تو (۳۰) گدھے

آپ حیوانات کے لیے بھی مجسم رحمت و برکت تھے نبی مہربان کی عظمت و برکت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جس جانور کی پشت کو آپ کے مبارک وجود کا لمس حاصل ہوا وہ خود سراپا خیر و برکت بن گیا۔

۱۔ اہل قبا کا گدھا

حضرت عصمہ بن مالک خطلمی فرماتے ہیں کہ آپ قبا کی طرف ہمارے پاس تشریف لائے جب آپ واپس لوٹے لگے تو ہم آپ کے پاس ایک انتہائی سست رفتار گدھا لائے آپ سوار ہوئے تو ہم نے کہا اللہ کے رسول یہ لڑکا آپ کے ساتھ جاتا ہے تاکہ جانور واپس لے آئے تو فرمایا جانور کا مالک زیادہ حق رکھتا ہے کہ وہ آگے سوار ہو تو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول صرف آپ ہی سوار ہوں پھر اسے ہماری طرف لوٹادیں تو جب وہ گدھا ہماری طرف لوٹا گیا تو اس قدر تیز ہو چکا تھا کہ اس کا مقابلہ ہی نہ کیا جاتا تھا (۳۱)

۲۔ یعفور گدھا

یعفور یا عفر بھی رسول اللہ ﷺ کا مشہور سواری کے لئے استعمال ہونے والا گدھا تھا۔ آپ حضرت سعد بن عبادہؓ کی عیادت کے لئے اسی پر سوار ہو کر گئے اور اسکو یہ نام اسکی تیزی و رفتاری اور شدت کے باعث دیا گیا اس کے معنی مٹیالے رنگ کے ہیں جیسا کہ صاحب لسان العرب نے لکھا ہے وہی الغبرة و لون التراب (۳۲)

یعفور آپ کی ملک میں کیسے آیا اس پر ایک روایت ابن عساکر (متوفی ۵۷۱ھ) نے بیان کی ہے:

ابو منظور بیان کرتے ہیں جب آپ نے خیبر فتح کیا تو مال غنیمت میں ایک سیاہ گدھا پایا جو پابہ زنجیر تھا آپ نے اس سے اور اس نے آپ سے کلام فرمایا آپ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے وہ بولا زید بن شہاب اللہ نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ گدھے پیدا کئے ہیں ان میں سے ہر ایک پر سوائے بنی کے کوئی سوار نہیں ہوا سوائے میرے کوئی باقی نہیں رہا اور سوائے انبیا میں آپ کے کوئی باقی نہیں میں ایک یہودی کے پاس تھا میں اسے جان بوجھ کر زمین پر گرا دیتا وہ مجھے بھوکا پیاسا رکھتا اور مارتا بیٹتا آپ نے فرمایا تیرا نام آج سے یعفور ہے راوی بیان کرتے ہیں آپ اس پر سوار ہوتے اور اور جب نیچے تشریف لاتے تو اسے کسی شخص کی طرف بھیج دیتے جب وہ اس کے گھر جاتا تو سر سے دروازہ کھٹکھٹاتا تو اشارہ کرتا کہ رسول تمہیں بلاتے ہیں جب آپ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو وہ گدھا ابوہیشم بن تیہان کے کنویں پر آیا اور رسول کے غم میں خود کو اس کنویں میں گرا لیا اور وہی کنواں اس کی قبر بن گیا (۳۳)

افراس رسول اللہ ﷺ (گھوڑے)

گھوڑوں کی اہمیت ہر دور ہر علاقہ میں ماضی سے لیکر آج تک مسلمہ رہی ہے باوجود جدید ترین ذرائع آمد و رفت اختیار کرنے اور ہر طرح کے اسباب و ذرائع سے مسلح ہونے کے دنیا کی کسی بھی عسکری قوت کو آج تک گھڑ سواری کی اہمیت سے مجال انکار نہیں قرآن نے جہاں گھوڑے کو انسانی سفری حوائج کی تکمیل کے لئے بطور نعمت ذکر کیا ہے وہیں اسلام کے دشمنوں کی سرکوبی کے لئے امت اسلام کو ہمہ وقت گھوڑوں کی تربیت اور انکی دیکھ بھال پر عین رغبت دلائی ہے دین الہی کے نغلق اور دشمنوں کی ترہیب کیے لئے گھوڑوں کی تیاری کو نفع بخش بلکہ لازم قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد الہی ہے:

واعدو لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدو الله وعدوكم وآخرين من دونهم

لا تعلموهم الله يعلمهم (۳۴)

رسول مہربان نے بھی اس ارشاد کے تحت کہ و نواصبها معقود فیہا الخیر (گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر باندھ دی گئی ہے) امت کو گھوڑوں کی اہمیت سے روشناس کروایا ہے (۳۵) بلکہ کسی بھی جنگ کے موقع پر جب کبھی صحابہ پر خوف یا گھبراہٹ طاری ہوتی تو آپ اپنے اصحاب کو یا خیل اللہ (اے اللہ کے گھوڑے یا گھڑ سوار بندو) کہہ کر پکارتے تاکہ جرات و پامردی کی روح بھونکی جائے (۳۶)

امام بیہقی (متوفی ۴۵۸ھ) رسول کریم کے زیر استعمال جانوروں کے اسماء کے حوالے سے حدیث لائے ہیں:

عن علی قال کان فرس رسول اللہ ﷺ یقال لها مرتجز و یغلته یقال لها دلدل و حمار یقال لها عفیر و ناقته القصوا (۳۷)

حافظ ابن القیم نے زاد المعاد میں ذکر کیا ہے کہ آپ کے زیر استعمال گھوڑوں کی تعداد جس پر اتفاق ہے وہ سات ہے البتہ اختلافی اقوال کے مطابق آپ کے پاس پندرہ گھوڑے اور بھی تھے (۳۸) متفقہ گھوڑوں میں سے سب، لحييف، لزاز یا لزار، الظرب، مرتجز، ورد، سمہ مشہور تھے (۳۹)

۱۔ سبک

سبک آپ کی ملک میں آنے والا سب سے پہلا گھوڑا تھا سبک لغت کے اعتبار سے کسی چیز کا تیز رفتاری سے بہنا یا چلنا کے معنوں میں مستعمل ہے عربی میں کہا جاتا ہے فرس سبک یعنی تیز رفتار، سبک اور پھرتیلا گھوڑا (۴۰)

سبک آپ نے ایک بدو سے دس اواق میں خریدا تھا سفید پیشانی والا، کھلتے ہوئے جسم والا، سیاہ آنکھوں اور رنگت سیاہی مائل۔ (۴۱)

۲۔ لحييف

لحييف فعلیل کے وزن پر ہے جو فاعل کے معنوں میں ہے لحييف اور لحاف رسول اللہ ﷺ کے دو گھوڑے تھے جبکہ حدیث میں لحييف نام گھوڑے کی دم کی لمبائی کے باعث ہے گویا وہ اپنی دم سے زمین کو ڈھانک دیتا تھا (۴۲) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ کا یہ گھوڑا ہمارے باغ میں رہا کرتا تھا (۴۳) اس کا ایک لقب لحييف بھی مذکور ہے (۴۴)

۳۔ مرتجز

یہ مرتجز وہی گھوڑا تھا جو کہ آپ نے ایک بدو سے خریدا جسکی قیمت مقرر کرنے بعد وہ ادائیگی سے قبل اس قیمت میں بیچنے سے مکر گیا آپ نے فرمایا تم یہ گھوڑا مجھے بیچ چکے ہو وہ بولا آپ گواہ لائیں اس پر دیگر صحابہ بولے رسول اللہ ﷺ ہی کہتے ہیں مگر چونکہ بنی اللہ ﷺ کے پاس گواہ موجود نہ تھا اتنے میں حضرت خزیمہ بن ثابت انصاریؓ نکلے اور بولے میں گواہ ہوں آپ نے فرمایا تم کیسے گواہی دیتے ہو تو بولے بتصدیقاً تم یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ نے خوش ہو کر فرمایا خزیمہ کی گواہی دو کے برابر شمار ہوگی۔ (۴۵)

۴۔ لزاز

رسول اللہ کے زیر استعمال ایسا گھوڑا تھا جسے یہ نام شدت رفتاری کے باعث دیا گیا (۴۶)

۵۔ حضرت ابو طلحہ انصاری کا گھوڑا مندوب

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے انسؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ مدینہ میں دشمن کا خوف طاری ہوا تو آپ نے حضرت ابو طلحہ سے ایک گھوڑا مستعار لیا جسے مندوب کہا جاتا تھا آپ اس پر سوار ہو کر گئے واپس تشریف لائے تو فرمایا

ہم نے کوئی چیز نہیں دیکھی اور فرمایا ہم نے یہ گھوڑا سمندر کی مانند پایا (۴۷) بغل (خچر، دلدل)

خچر عرب میں معروف نہ تھا خچر آپکو ہدیہ ہی دیے گئے یہی وجہ ہے کہ جب آپکی خدمت میں ارسال کیا گیا تو حضرت غلی فرمانے لگے کہ اللہ کے رسول کیا ہم بھی اسی طرح گھوڑوں کو گدھوں پر نہ چڑھائیں (تاکہ خچر پیدا ہوں) تو فرمایا انما يفعل الذین لا یعلمون (۴۸)

آنجناب علیہ السلام کی سواریوں میں سے ایک خچر جسکا نام دلدل تھا جو کہ مقوقس مصر جو اسکندریہ اور مصر کا بادشاہ تھانے آپکے دعوتی خط کے جواب میں آپکی خدمت میں ارسال کیا مقوقس مصر نے آپکے قاصد کا اعزاز و اکرام کیا مگر اسلام نہ لایا جو باخط لکھا اور، عمدہ کپڑے، دو لونڈیاں اور ایک خچر دلدل روانہ کیا یہ آپکی رحلت کے مابعد تک حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ تک باقی رہا (۴۹) یہ خچر آپکے سفر فتح مکہ میں بھی آپکے ہمراہ تھا چنانچہ حضرت ابن عباسؓ آپ کے سفید دلدل پر سوار ہو کر نکلے اور اسی پر اپنے پیچھے ابوسفیان کو سوار کر لیا تاکہ رسول اللہ سے سے ابوسفیان کے لئے امان طلب کر لیں (۵۰) غزوہ حنین کے موقع پر بھی آپ اسی خچر پر سوار کہ جب اسلامی لشکر پر دشمن کی طرف سے اچانک تیروں کا پر زور حملہ ہوا مگر آپ اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے خچر کو ایڑ لگاتے ہوئے دشمن کی طرف بے جگری سے بڑھ رہے تھے یہ فرماتے ہوئے انا لنبی لا کذب۔ انا ابن عبد المطلب ابوسفیان بن حارث نے آپکے دلدل کی لگام تھامی اور اسے روک رہے تھے کہ یہ مبادا دشمن کی طرف نہ جائیے (۵۱) ا۔ حاکم ایلہ کا ہدیہ کردہ خچر

جنوب عرب میں موجود ایک علاقہ ایلہ نامی موجود تھا یہ خچر یہاں کے حکمران ایلہ کی طرف سے آپکی جانب عطیہ بھیجا گیا جس کا پس منظر کچھ یوں ہے:

علامہ ابن سعد (متوفی ۷۵ھ) نے الطبقات الکبریٰ میں لکھا ہے:

اہل روم و غسان کی جنگ کی تیاریوں کی تیاریوں اور لاکھوں افراد کے لشکر کی چڑھائی کی خبر پا کر آپ ﷺ مسلمانوں کو تبوک کی طرف روانگی کا حکم دیا۔ اہل روم تو مقابلہ کے لئے نہ آئے البتہ یہاں سے قریبی علاقہ ایلہ کے حاکم یوحنا بن روبہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر جزیہ کی ادائیگی کرنا منظور کر کے صلح کر لی اس کے بعد یوحنا نے آپکی خدمت میں خچر کا ہدیہ عطا کیا جو آپ نے اسے ایک قیمتی ردا عطا فرمائی۔ (۵۲)

۲۔ فضہ (گورنر قیصر کا ہدیہ کردہ خچر)

علاء ابن قیم (متوفی ۷۵ھ) نے زاد المعاد میں ذکر کیا ہے:

فروہ بن عمرو جزائمی کے پاس آپ نے اسلام کا دعوت نامہ ارسال کیا ایک قول یہ بھی ہے کہ دعوت نہیں بھیجی کیونکہ وہ قیصر کی طرف سے گورنر تھا، مسلمان ہو اور اسلام کی قبولیت کا اطلاع نامہ سعد بن سعود کے ہاتھ بمعہ ایک عمدہ قیمتی خچر کے ارسال کیا جو فضہ کے نام سے مشہور تھا اور ایک گھوڑا بھی جو الضرب کے نام سے جانا جاتا تھا (۵۳) عصر حاضر اور اسوہ رسول ﷺ

رسول کریم کی ذات گرامی کا بلاشبہ ہر پہلو ہر زاویہ سے امت کے لئے تا قیامت شاندار اسوہ کی حیثیت رکھتا ہے مختلف سواریوں کے احوال کے تذکرے کے بعد جو حقائق مترشح ہوتے ہیں وہ کچھ یوں ہیں۔

۱۔ رسول کریم نے اپنے وقت اور دور کے مطابق ضروریات زندگی سے متعلق تمام تر جدید ذرائع سے استفادہ کیا خواہ انکا تعلق

- آمدورفت سے ہو، مواصلات سے ہو یا کسی بھی چیز سے جہاں شارع کی طرف سے کوئی ممانعت وارد نہیں ہوئی آپ نے ان تمام امور کو مباح ہی گردانا یہی امر شریعت اسلامیہ کی وسعت نظری اور صداقت پر صریح دلالت کرتا ہے۔
- ۲۔ آپ نے ان تمام ذرائع اور وسائل کو نہ صرف استعمال کیا بلکہ انکو اپنانے کی تلقین، جانوروں کی تعریف و توصیف، والہانہ وابستگی کا اظہار کیا مثلاً حضرت ابو طلحہ انصاریؓ گھوڑے کی سبک رفتاری کی تعریف کی یہ کہتے ہوئے کہ انا وجدناہ لمحرکہ ہم نے اسے شاندار تیز رفتار پایا (۵۴)
- ۳۔ جہاد فی سبیل اللہ کی خاطر تیار کئے جانے والے جانوروں کی حفاظت اور ہمہ وقت تیار رکھنے کی زبردست ترغیب دلائی اس پر خطیر اجر و ثواب بیان کیا قرآن و سنت میں اس حوالے سے بہت سے صریح شواہد موجود ہیں
- ۴۔ جانوروں کے معاملات نبی رحمت ﷺ نے انتہائی مشفقانہ سلوک کرنے، ضرورت سے زیادہ بوجھ ڈالنے، کام لینے اور مناسب حد تک خدمت نہ کرنے پر سخت تہدید کی حتیٰ کہ ایک شکایت کناں اونٹ کو دیکھ کر اسکے مالک کو طلب فرمایا اور اسے اسکے معاملے میں اللہ سے ڈرنے کی تلقین کی۔
- ۴۔ اللہ رب العزت کا سفر معراج کے لئے گدھے سے بڑا اور چمچ سے چھوٹا جانور (براق) بھجوانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ منشا الہی یہ ہے دور حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ چیزوں کا استعمال ہی مشروع اور پسندیدہ ہے وگرنہ جبریل کوئی اور ذریعہ سفر بھی معراج کے لئے اختیار کر سکتے تھے۔
- ۵۔ عصر حاضر میں گھڑ سواری جیسی نعمت سے آج بھی کسی کو مجال انکار نہیں دنیا کا کوئی بھی ایسا ملک نہیں جہاں فوج میں آج بھی گھڑ سواری کی تربیت نہ دی جاتی ہو یہی بات فرمان نبوی ﷺ کی صداقت پر دال ہے کہ گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک کے لئے خیر رکھ دی گئی ہے۔ (۵۵)

حوالہ جات و حواشی

- (۱) النحل ۶/۱۶، ۵
- (۲) ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان، صحیح ابن حبان، جلد ۱۳ ص ۶۴۔ رقم ۵۷۵۳ موسسة الرسالۃ، بیروت
- (۳) حاکم، ابو عبد اللہ محمد، المستدرک علی الصحیحین فی الحدیث، رقم ۸۳۴۶، دار الفکر، بیروت ۱۳۹۸ھ
- (۴) الزخرف، ۱۳/۴۳، ۱۳
- (۵) ابو داؤد، کتاب الجہاد، باب ما یقول الرجل اذا ركب رقم الحدیث ۲۶۰۲ دار السلام، لاہور۔ ۲۰۰۶
- (۶) ابن کثیر، ابو الفدا عماد الدین، النہایہ فی الفتن والملاحم فصل فی ذکر الصراط غیر ما ذکر أنفا من الاحادیث ص۔ ۳۱۳ دار لتقویٰ ونشر والتوزیع قاہرہ مصر۔ ۲۰۰۲
- (۷) البقرہ، ۲/۲۰
- (۸) الراوی، احمد طاہر ترتیب القاموس المحيط علی طریقۃ مصباح المنیر و اساس البلاغہ۔ ص۔ ۲۵۵ جز اول دار لکتب العلمیہ بیروت ۱۳۹۹ھ
- (۹) بخاری، مختصر صحیح بخاری۔ کتاب مناقب الانصار باب المعراج حدیث ۱۵۸۹ دار لکتب السنفیہ لاہور ۲۰۰۴

- (۱۰) الدمیری محمد بن موسیٰ، کمال الدین، حیات الحيوان الكبرى، الجزء الاول، ص- ۳۶۵ طبع اولی، دار البشائر لطباعة والنشر والتوزيع، ۱۳۲۶
- (۱۱) ابن حبان ابو حاتم، محمد بن حبان - کتاب الاسرار باب استصعاب البراق عند ارادة ركوب النبي جلد- ۱ ص ۲۰۹ موسسه الرساله، بیروت
- (۱۲) حاکم، ابو عبد اللہ محمد، المستدرک علی الصحیحین فی الحدیث، حدیث رقم ۸۳۴۶، دار الفکر، بیروت ۱۳۹۸
- (۱۳) ابن حبان ابو حاتم، محمد بن حبان - کتاب الاسرار باب ركوب المصطفى البراق، جلد ۱ ص ۲۰۸ - موسسه الرساله، بیروت
- (۱۴) الدمیری محمد بن موسیٰ، کمال الدین، حیات الحيوان الكبرى، الجزء الاول، ص ۳۹۳ طبع اولی، دار البشائر لطباعة والنشر والتوزيع، ۱۳۲۶۔ اگرچہ دمیری کا یہ قول محل نظر ہے اس لیے کہ نبی مہربان کا حرب و قتال کوئی عار نہیں بلکہ آپ کی صفات میں ایک نام نبی اللہ ہے یعنی حرب و قتال کا نبی
- (۱۵) ابن حبان، کتاب الاسرار باب ذکر البیان بان جبریل شد البراق بالصخره جلد اول ص ۲۱۰ موسسه الرساله، بیروت
- (۱۶) الدمیری محمد بن موسیٰ، کمال الدین، حیات الحيوان الكبرى، الجزء الاول، ص ۳۹۵ طبع اولی، دار البشائر لطباعة والنشر والتوزيع، ۱۳۲۶
- (۱۷) ابن منظور افریقی - لسان العرب - ماده قصا - جلد ۵ - ص ۲۳۵۸ دار المعارف
- (۱۸) ابن سعد، طبقات ابن سعد ص ۲۴۴ مترجم عبداللہ العمامی، نفیس اکیڈمی، اردو بازار، کراچی
- (۱۹) ایضاً ص ۶۴۱ -
- (۲۰) الدمیری محمد بن موسیٰ، کمال الدین، حیات الحيوان الكبرى، الجزء الاول، ص ۳۹۳ طبع اولی، دار البشائر لطباعة والنشر والتوزيع، ۱۳۲۶
- (۲۱) ابن القیم، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد، فصل فی دوابہ جلد اول ص ۱۳۳ - طبع ثامنہ موسسه الرساله ۱۴۰۵ھ
- (۲۲) الراوی، احمد طاهر ترتیب القاموس المحیط علی طريقة مصباح المنیر و اساس البلاغہ - ص ۲۴۴ جز اول دار لکنتب العلمیہ بیروت ۱۳۹۹ھ
- (۲۳) ابن منظور، لسان العرب - ماده عضب جلد ۴ - ص ۲۹۸۲ دار المعارف
- (۲۴) سنن ابو داود، باب النذر فیما لا یملک ح ۳۳۱۶ دار السلام لاہور ۲۰۰۴
- (۲۵) البیہقی، احمد بن حسین ابن علی، السنن الكبرى، کتاب السبق الرمی، باب ما جاء فی تسمی البهائم ص - ۲۵ جلد ۱۰ - طبع اولی ۱۳۵۵ھ -
- (۲۶) ابن منظور افریقی، لسان العرب - ماده قصا - جلد ۵ - ص ۳۶۵۸ دار المعارف -
- (۲۷) ایضاً
- (۲۸) ابن القیم، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد - جلد ۱ - ص ۱۳۳ موسسه الرساله، بیروت ۱۴۰۵ھ
- (۲۹) بغوی، حسین بن مسعود، الانوار فی شمائل النبی المختار موسوم بہ شمائل بغوی مترجم عابد عمران، باب فی ذکر ناقته، حدیث ۹۲۴ - ص ۶۳۵، کرمانوالہ بک شاپ اوکاڑہ
- (۳۰) محولہ بالہ حدیث ۹۲۶ ص ۶۳۶
- (۳۱) طبرانی، سلیمان بن احمد، معجم الاوسط جلد ۷ حدیث ۲۵۳۶ مترجم عبدالصمد ریالوی انصار السنۃ پبلیکیشنز لاہور ۲۰۰۴
- (۳۲) ابن منظور، لسان العرب - ماده عفر جلد ۴ - ص ۳۰۱۳ دار المعارف

- (۳۳) ابن منظور افریقی، مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر، جلد ۲۵-۲۶ دار الفکر لطباعة العلمیہ دمشق۔ طبعہ اولیٰ ۱۴۰۹ھ
- (۳۴) الانفال ۸/۶۰
- (۳۵) ابو داود، کتاب الجہاد، باب فی کراہیۃ جز نواصی الخیل واذا نجاہما ح ۲۵۴۳ دار السلام۔ لاہور
- (۳۶) ابو داود۔ کتاب الجہاد، باب فی الندار عند النفر یا خیل اللہ ح۔ ۲۵۴۴ دار السلام، لاہور
- (۳۷) البیہقی، احمد بن حسین ابن علی، السنن الکبریٰ، کتاب السبق الرمی، باب ما جاء فی تسمیۃ البہائم ص۔ ۲۵
- جلد ۱۰۔ طبعہ اولیٰ ۱۳۵۵ھ۔
- (۳۸) ابن القیم، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد فصل فی دوابہ جلد ۱ ص ۱۳۳ موسسۃ الرسالۃ، بیروت ۱۴۰۵ھ
- (۳۹) ایضاً
- (۴۰) کیرانوی، وحید الزمان، القاموس الوحید، مادہ س کتب ص ادارہ اسلامیات لاہور
- (۴۱) ابن القیم، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد۔ جلد ۱ ص ۱۳۳ موسسۃ الرسالۃ، بیروت ۱۴۰۵ھ
- (۴۲) ابن منظور، افریقی۔ لسان العرب، مادہ لحف۔ جلد ۵ ص ۴۰۰۹ دار المعارف
- (۴۳) بغوی، حسین بن مسعود، الانوار فی شمائل البنی المختار موسوم بہ شمائل بغوی مترجم عابد عمران، باب فی ذکر خیلہ ورجلہ حدیث ۹۰۴ ص ۶۳۴ کرمانوالہ بک شاپ اوکاڑہ
- (۴۴) البیہقی، احمد بن حسین ابن علی، السنن الکبریٰ، کتاب السبق الرمی، باب ما جاء فی تسمیۃ البہائم ص۔ ۲۵ جلد ۱۰۔ طبعہ اولیٰ ۱۳۵۵
- (۴۵) سعید النصارى، سیر الصحابہ، جلد ۳ ص۔ ۳۱۴ دار الاشاعت، کراچی ۲۰۰۴
- (۴۶) ابن منظور، افریقی۔ لسان العرب۔ مادہ لژ جلد ۵ ص۔ ۴۰۲۷ دار المعارف
- (۴۷) بغوی، حسین بن مسعود، الانوار فی شمائل البنی المختار موسوم بہ شمائل بغوی مترجم عابد عمران، باب فی ذکر خیلہ ورجلہ حدیث ۹۰۴ ص ۶۳۴ کرمانوالہ بک شاپ اوکاڑہ
- (۴۸) ابو داود، باب کراہیۃ الحمر تنزی علی الخیل ح ۲۵۶۵ دار السلام، لاہور
- (۴۹) ابن القیم، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد، جلد ۳ ص۔ ۶۱ موسسۃ الرسالۃ، بیروت ۱۴۰۵ھ
- (۵۰) مبارکپوری، صفی الرحمن، الرحیق المختوم۔ ص ۵۴۴۔ المکتبۃ السلفیہ۔ لاہور
- (۵۱) ایضاً ۵۶۵
- (۵۲) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ۔ مترجم عبداللہ نعمادی جلد ۳ ص ۱۶۶۸ نفیس اکیڈمی، اردو بازار، کراچی،
- (۵۳) ابن القیم، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد، جلد ۳ ص۔ ۱۴۲ موسسۃ الرسالۃ، بیروت ۱۴۰۵ھ
- (۵۴) البیہقی، احمد بن حسین ابن علی، السنن الکبریٰ، کتاب السبق الرمی، باب ما جاء فی تسمیۃ البہائم ص۔ ۲۵ جلد ۱۰۔ طبعہ اولیٰ ۱۳۵۵ دار المعرفہ، بیروت
- (۵۵) ابن حبان، صحیح ابن حبان۔ باب الخیل، ذکرات الخیر فی ارتجال الخیل جلد ۸۔ ص ۸۸ موسسۃ الرسالۃ بیروت۔



